عرب جمہوریہ مصر　　　　　۱ شعبان ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　　　　　۴ مارچ ۲۰۲۲ء

زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت

اسلامی شریعت نے سماجی نظام کی ایک بہت مضبوط عمارت کھڑی کی ہے، جس کی بنیاد ایک دوسرے کے لیے ہمدردی، باہمی انحصار اور یکجہتی پر رکھی ہوئی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی کرنے اور ایک دوسرے کے لیے ہمدردی رکھنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کا کوئی حصہ درد میں مبتلا ہوتا ہے، تو پورا کا پورا جسم بُخار اور شب بیداری کے اثر سے تڑپتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اشعری قبیلے کے لوگ جب جنگ کے سبب سے کھانے پینے کے محتاج ہو جاتے یا پھر جب شہر میں خشک سالی آتی تو وہ لوگ ایک کپڑے میں اپنا سب کچھ جمع کر لیتے پھر اس کو ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

اسی سبب سے اسلام نے زکوٰۃ کو فرض کیا ہے، اسے باقاعدہ اپنا ایک رکن قرار دیا ہے، صدقات وخیرات کرنے کی ترغیب دلائی ہے، اور اسے بھلائی کا ایک بہت بڑا ذریعہ گردانا ہے، جس کے ذریعے محتاجوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور وہ ان کے ٹوٹے ہوئے دل کا مُداوا بنتی ہے۔ ارشاد باری ہے: "خُذۡ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡ صَدَقَةٗ تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيهِم بِهَا"" آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کردیں" [توبہ:۱۰۳]، ارشاد باری ہے: "وَمَآ أَنفَقۡتُم مِّن شَيۡءٖ فَهُوَ يُخۡلِفُهُۥۖ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ"" "تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اللہ اس کا (پوراپورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے" [سبا:۳۹]، اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

جو بھی قرآن کریم میں غور کرے گا تو اسے یہ پتہ چلے گا کہ اس میں بہت ساری جگہوں پر زکوۃ کو نماز کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے، جو کہ سب سے عظیم اور سب سے زیادہ اہمیت کا حامل فریضہ ہے؛ جو زکوۃ کی عظمتِ شان کا واضح نشان ہے، اور اسی کے ضمن میں اس کی ادائیگی کی طرف رغبت بھی دلائی گئی ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَمَا تُقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُم مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِير" "تم نمازیں قائم رکھو اور زکوۃ دیتے رہا کرو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، سب کچھ اللہ کے پاس پالوگے، بے شک اللہ (تعالی) تمھارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے" [بقرۃ:۱۱۰]، اور ارشاد باری ہے: "ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ" "جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں" [نمل:۳]

ایسے ہی زکاۃ کی ادائیگی میں لاپرواہی سے کام لینے پر شریعت نے بہت سخت ممانعت سنائی ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَلَا يَحۡسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبۡخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦ هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۖ بَلۡ هُوَ شَرّٞ لَّهُمۡۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِۦ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِير" "جنھیں اللہ تعالی نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالی ہی کے لیے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اس سے اللہ (تعالی) آگاہ ہے" [آل عمران:۱۸۰]، اور ارشاد باری ہے: "وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ * يَوۡمَ يُحۡمَىٰ عَلَيۡهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوبُهُمۡ وَظُهُورُهُمۡۖ هَٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡ فَذُوقُواْ مَا كُنتُمۡ تَكۡنِزُونَ" "اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے (۳۴) جس دن اس کو آتشِ دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو" [توبہ:۳۴-۳۵]، حضرت عبد

اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین آیتیں ایسی ہیں جن کی (تعمیل) تین چیزوں کے بغیر ادھوری ہے، ان میں سے ایک دوسرے کے بغیر مقبول ہی نہیں ہو سکتی: "وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ" "اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی" [مائدۃ:۹۲] جس نے اللہ کی اطاعت کی اور رسول کی اطاعت نہیں کی تو اس کی (اللہ کی اطاعت بھی) قبول نہیں کی جائے گی۔ "وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ" "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو" [بقرۃ:۱۱۰] جس نے نماز پڑھی لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کی، تو اس کی (نماز بھی) قبول نہیں ہوگی۔ "أَنِ ٱشْكُرْ لِي وَلِوَٰلِدَيْكَ" "کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر!" [لقمان:۱۴] جس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے والدین کا شکر ادا نہیں کیا تو اس کا (اللہ کا شکر ادا کرنا بھی) قبول نہیں ہوگا۔

بلاشبہ صدقات وخیرات بھی سماجی ذمہ داری کی ادائیگی میں زکات کی نیابت کرتے ہیں، اسی وجہ سے دینِ حنیف نے اس پر بہت زور دیا ہے اور اس کی رغبت بھی دلائی ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: زکوٰۃ کے علاوہ مال میں ایک اور حق ہے، پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِي ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِي ٱلرِّقَابِ" "ساری اچھائی مغرب ومشرق کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالی پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر، اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے" [بقرۃ:۱۷۷]

برادرانِ اسلام!

زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کے بہت سے فائدے ہیں:-

پہلا: اس سے برکت حاصل ہوتی ہے، اور ساتھ ہی ساتھ اس پر بہت زیادہ ثواب بھی ملتا ہے۔ ارشاد باری ہے: "يَمۡحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰاْ وَيُرۡبِي ٱلصَّدَقَٰتِ" "اللہ تعالی سود کو مٹاتا ہے اور صدقے کو بڑھاتا ہے۔" [بقرۃ:۲۷۶]، ارشاد باری ہے: "إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ" "بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب (تعالی) کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے نہ اداسی اور غم۔" [بقرۃ:۲۷۷] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: ہر دن صبح کے وقت دو فرشتے اترتے ہیں جن میں سے ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! جو صدقہ و خیرات کرنے والا ہے۔ تو اس کو ان کا بدل عطا فرما! اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! جو بخیل ہے اس کو تو اور مفلوک الحال کردے!

دوسرا: وہ شفا و عافیت کا سبب ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اپنے مریضوں کی شفایابی کے لیے صدقہ کیا کرو، اپنے اموال کی حفاظت کے لیے زکوۃ دیا کرو اور مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لیے دعا کیا کرو۔ اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور موتِ بد سے بچاتا ہے۔

سماجی توازن قائم کرنے میں اور معاشرے کو فلاح و بہبود کے راستے پر لانے میں زکوٰۃ بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ صدقات و خیرات کا دائرہ بہت وسیع ہے، اب چاہے وہ صدقۂ جاریہ کی شکل میں ہوں، یا پھر صدقۂ عامہ کی شکل میں ہوں، یا پھر امدادی منصوبوں اور رضاکارانہ خدمت گزاری کی شکل میں ہوں، جیسے غریبوں میں قربانی کے گوشت تقسیم کرنے میں حصہ لینا، یا ان کو کھانا کھلانے میں شرکت کرنا، یا پھر ان میں کمبل اور کپڑے تقسیم کرنا، یا ان کے گھر کی مرمت کرانا، اور ان کے لیے کام مہیا کروانا اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے نیکی کے

کام ہیں جو ایسے پرواروں اور علاقوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیے جاسکتے ہیں جن کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

آج اُخوت و محبت اور ترقی کی فضا کو عام کرنے کے لیے ہمیں نیکی، صلہ رحمی اور سماجی یکجہتی کی بہت زیادہ ضرورت ہے!

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!